ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

ماخذ تحقیقی مجلہ

محمد اظہر اقبال

اسکالر پی ایچ ڈی اُردو، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، گوجرانوالا

ڈاکٹر نورینہ تحریم بابر

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد

فیض کی شاعری میں تراکیب سازی

Muhammad Azhar Iqbal
Scholar PhD Urdu, Allama Iqbal Open University, Islamabad.
Assistant professor, Department of Urdu, Govt Islamia College, Gujranwala.
Dr. Noreena Tehreem Babar
Associate Professor, Department of Urdu, AIOU, Islamabad.

Distinctive Phraseology in the Poetry of Faiz

Faiz Ahmad Faiz is an eminent poet of the Twentieth Century. His poetry is known to be a beautiful fusion of romance, revolution and progressive philosophy. But the study of artistic aspect in his poetry is also very significant. The artistic evolution in his poetry seems to be at a greater level than that in the poetry of his contemporaries. The fame of Faiz Ahmad Faiz also rests in his distinctive style of writing. The eminent features of his poetic style include his polite manner, melody, musicality and lyrical quality. The apt use of words and phrases adds to the spontaneous overflow of powerful feeling and melodious quality of his poetry. Thus, a large variety of classical as well as modern phraseology is found in his poetic style and this feature provides a great artistic worth to the poetry of Faiz Ahmad Faiz.

Keywords: *Phraseology, Romance, Revolution, Progressive, Artistic, Poetic Style, Polite manner, Melody, Musicality, Lyrical equality, Overflow.*

ترکیب عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ ”رَکَبَ“ سے مشتق ہے اور اس کی جمع تراکیب، ترکیبات ہے۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

عربی، فارسی اور اُردو کی تمام معیاری لغات میں اس کے معانی و مفاہیم کچھ یوں بیان کیے گئے ہیں:-

ترکیب: فی الکلام: التالیف، ضم الکلام بعضہ الیٰ بعض فی جملہ۔۔۔ فی الفلسفتہ تالیف الشیتہ من اجزا، [۱] برنشاندن چیزی بر چیزی، سوار کردن، بہم پیوستہ کردن، آمیختہ کردن، مخلوط ساختن، آمیختن چیزی با چیز دیگر، مرکب کردن [۲] لگانا، جوڑنا، رکھنا، بٹھانا، جڑنا، ڈالنا، شامل کرنا، بنانا، تعمیر کرنا، پرزے جوڑنا، پرزے یکجا کرکے پوری کل بنانا۔۔۔ ڈھانچہ، ساخت، بناوٹ [۳] مرکب کرنا، کئی چیزوں کو ملا کر بنانا، بناوٹ ساخت، تناسب، رکان، ڈھب، طور، ڈھنگ، ڈول، کسی چیز کے بنانے یا تیار کرنے کا کوئی خاص طریقہ [۴] جڑائی، بناوٹ، ملانا، جڑنا [۵] اکٹھا کرنا، مرکب کرنا ملا کر بنانا، نگینہ جڑنا، جملے کے ہر لفظ کی قسم اور تعلق بنانا [۶] علم نحو میں جملے کے ہر لفظ یعنی اسم، ضمیر، فعل، فاعل، مفعول، متعلقات کو ملا کر بنانا [۷] جملے کے ہر لفظ کے متعلق بتانا کہ وہ اسم ہے یا صفت یا فعل اور ان کا باہمی تعلق کیا ہے۔ [۸]

اگر غور کیا جائے تو تمام الفاظ جو حروف واصوات کے با معنی مرکب ہیں اپنے آپ میں تراکیب کا درجہ رکھتے ہیں لیکن ادبی اصطلاح میں دو یا اس سے زاید الفاظ کا وہ مرکب جو ادبی ضرورت کے تحت اضافتوں کی مدد سے بنایا جاتا ہے، اسے ترکیب کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات تراکیب اضافتوں اور حروف عطف کے بغیر بھی بنائی جاتی ہے کیوں کہ جب عربی، ہندی یا فارسی و ہندی کے الفاظ کو باہم ملا کر ترکیب بناتے ہیں تو اُن کے لیے کسی اضافت کا استعمال نہیں کرتے۔ ایسی تراکیب کو ''تراکیب بلا اضافت'' کہتے ہیں۔

اردو زبان کی تشکیل میں عربی اور فارسی زبان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ خاص طور پر اردو شاعری کے ابتدائی ادوار میں عربی و فارسی کے الفاظ و تراکیب جس کثرت سے زبان میں داخل ہوئے اس کے اثرات سے زبان ثقیل ہو گئی۔ اردو شاعری کے کلاسیکی دور میں زبان کو صاف اور سادہ بنانے کے لیے جہاں بہت سے الفاظ و تراکیب کو خارج کیا گیا، وہاں بہت سے نئے الفاظ اور تراکیب زبان کا حصہ بنے، جس سے شاعری کا صوتی آہنگ اور لفظوں کی معنویت دو چند ہو گئی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زبان و بیان کے معیار بدلتے رہے، نت نئے ذائقے زبان کی ثروت مندی میں اضافے کا سبب بنتے رہے۔ قدیم بوجھل اور مبہم الفاظ کی جگہ نئے دل کش اور سادہ الفاظ متعارف ہوئے اور معنیاتی، ساختوں میں بھی تبدیلیاں ہوئیں۔ اسی طرح شاعرانہ اسلوب بھی جدید خطوط سے ہم آہنگ ہوا۔ لفظیات و تراکیب کے نئے تجربات نے شاعری کو بلند آہنگی، نرمی، نغمگی اور معنوی پہلو داری کی اس فضا سے آشنا کر دیا جو ہمیں غالبؔ اور اقبالؔ کے ہاں نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

فیض احمد فیضؔ بیسویں صدی کے معروف ترقی پسند شاعر ہیں۔۔ ان کے کلام کی نغمگی اور لہجے کا دھیما پن ان کی مقبولیت کا نمایاں ترین وصف شمار کیا جاتا ہے۔ اگرچہ فیضؔ ترقی پسند تحریک کے سرگرم رکن تھے لیکن دیگر ترقی پسند شعرا کی طرح انھوں نے اپنی شاعری کو کھوکھلی نعرے بازی اور سطحیت سے ہم کنار نہیں کیا بلکہ اردو شاعری (خصوصی طور پر نظم) کو ایک جدید آہنگ عطا کیا ہے۔ اُن کے اس جدید لب و لہجے کی انفرادیت اپنی جگہ مسلم ہے لیکن انھوں نے اردو کے کلاسیکی شعرا خاص طور پر میرؔ، سوؔدا، غالبؔ اور مومنؔ سے بھی بھرپور کسبِ فیض کیا ہے۔ فیضؔ کے کلام کی روانی اور موسیقیت اس بات کی غماز ہے کہ لفظیات و تراکیب کے برتاؤ میں انھوں نے جس سلیقگی سے کام لیا ہے اس سے اُن کے اسلوب میں کلاسیکی رنگ کی آمیزش ہو گئی ہے اور یہی خوبی ان کے کلام کی انفرادیت ہے۔ فیضؔ نے اپنی شاعری میں تراکیب و مرکبات کو کلام کے حسن کو نکھارنے اور صوتی آہنگ کو نمایاں کرنے کے لیے مختلف صورتوں میں برتا ہے۔ اُن کے اس برتاؤ میں دو لفظی، سہ لفظی، چہار لفظی اور پنج لفظی تراکیب کی مثالیں ملتی ہیں۔ اس تراکیبی استعمال میں نئے تجربات بھی نظر آتے ہیں جن کی بدولت انھوں نے متعدد تراکیب وضع کی ہیں جو دل کش، عمدہ اور موسیقیت سے معمور ہیں۔ فیضؔ کی کلیات "نسخہ ہائے وفا" میں موجود تراکیب و مرکبات کی تکنیکی اعتبار سے مندرجہ ذیل صورتیں موجود ہیں:۔

ا۔ محوِ مدحِ خوبئ تیغِ ادا	(/ ‘ / ‘ ء ‘ / ‘)
۲۔ عبائے شیخ و قبائے امیر و تاجِ شہی	(ء‘و‘ ء‘و ‘ / ‘)
۳۔ ترتیبِ مقام و منصب وجاہ و شرف	(/ ‘ و ‘ و‘ و ‘)
۴۔ تشنہ لب و درماندہ و مجبور و دل فگار	(و ‘ و‘ و ‘)
۵۔ قصیدہ خوانئ لذاتِ سیم و زر	(ء‘ / ‘ و ‘)
۶۔ فراقِ قامت و رخسارِ یار	(/ ‘ و ‘ / ‘)
۷۔ ادائے خرامِ بادِ صبا	(ء ‘ / ‘ / ‘)
۸۔ نگاہِ دیدۂ سرِ شام	(‘ / ء ‘ / ‘)
۹، گردانِ شب و روز و سحر	(/ ‘ و ‘ و ‘)
۱۰۔ مدحِ زلفِ لب و رخسار	(/ ‘ / ‘ و ‘)
۱۱۔ رقصِ سایۂ سرو و چنار	(/ ‘ ء ‘ و ‘)

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

۱۲۔ جذبِ مسافرانِ رہِ یار	(/ ' / ' /)
۱۳۔ مرہونِ جوشِ بادہء ناز	(/ ' / ء)
۱۴۔ خمارِ آغوشِ مہ وشاں	(/ ' /)
۱۵۔ پرتوِ صحرائے عدم	(/ ء ')
۱۶۔ شکوۂ بختِ نارسا	(ء / ')
۱۷۔ وادیٔ کاکل ولب	(/ ' و)
۱۸۔ نجاتِ دیدہ ودل	(/ ' و)
۱۹۔ شب وروز آشنائی	(و ' /)
۲۰۔ حریم عشق	(/)
۲۱۔ پابندیٔ جفا	(ء)
۲۲۔ چشم ولب	(و)

حرفِ اضافت کا 'کی' کے سے بننے والی تراکیب جیسے" آنکھوں کے نیلم"، "ہونٹوں کے مرجان"، "ہاتوں کی بے کل چاندی"، "جسموں کا چاندی سونا"، "زلیت کی رانی کا جھومر"، "امن کی دیوی کا کنگن" وغیرہ۔ تراکیب بلا اضافت: "خزاں رسیدہ تمنا"، "بے رنگ ساعت"، "افسردہ مہک"، "سلگتی ہوئی شام" وغیرہ۔

فیضؔ کی شاعری میں نغمگی اور موسیقیت کا انحصار فیضؔ کے لفظیاتی چناؤ اور تراکیب کے برمحل استعمال پر ہے۔ اگرچہ انھوں نے اس لفظیاتی وتراکیبی استعمال میں جس کثرت سے کام لیا ہے اس کے سبب ان کے ہاں بعض مقامات پر وہ اسقام اور غیر ضروری الفاظ بھی درآئے ہیں جو ان کے کلام میں بوجھل پن پیدا کرتے ہیں۔ البتہ فیضؔ کی شاعری میں خوب صورت تراکیب ومرکبات کا استعمال کثرت سے کیا گیا ہے جو ان کے مخصوص اسلوب کا آئینہ دار ہے۔

چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

حسن مرہونِ جوشِ بادۂ ناز
عشق منت کشِ فسونِ نیاز

نسخہ ہائے وفا:۱۸

☆☆☆

گم ہے اک کیف میں فضائے

حیات

خامشی سجدۂ نیاز میں ہے!

حسنِ معصوم خوابِ ناز میں

ہے!

ایضاً:۲۳

☆☆☆

زیرِ لب ہے ابھی تبسم دوست

منتشر جلوۂ بہار نہیں!!!

ایضاً:۲۶

☆☆☆

برس رہی ہے حریمِ ہوس میں

دولت حسن

گدائے عشق کے کاسے میں

اک نظر بھی نہیں

ایضاً:۶۷

☆☆☆

خوش ہوں فراقِ قامت و

رخسارِ یار سے

سرو و گل و سمن سے نظر کو

ستائیں ہم

ایضاً:۷۷

☆☆☆

یہی تاریکی تو ہے غازۂ رخسارِ
سحر
صبح ہونے ہی کو ہے اے دلِ
بیتاب ٹھہر
ابھی زنجیر چھنکتی ہے پسِ پردۂ
ساز
مطلق الحکم ہے شیرازۂ اسباب
ابھی
ساغرِ ناب میں آنسو بھی ڈھلک
جاتے ہیں
لغزشِ پا میں ہے پابندیٔ آداب
ابھی

ایضاً:۹۔۱۰۸

"سنا ہے ہو بھی چکا ہے فراقِ
ظلمت و نور
سنا ہے ہو بھی چکا ہے وصالِ
منزل و گام
بدل چکا ہے بہت اہلِ درد کا
دستور
نشاطِ وصلِ حلال و عذابِ ہجر
حرام

جگر کی آگ، نظر کی اُمنگ، دِل
کی جلن
کسی پہ چارۂ ہجراں کا کچھ اثر ہی
نہیں
کہاں سے آئی نگارِ صبا، کدھر کو
گئی!!
ابھی چراغِ سرِ رہ کو کچھ خبر ہی
نہیں
ابھی گرانیٔ شب میں کمی نہیں
آئی!
نجاتِ دیدہ ودِل کی گھڑی نہیں
آئی
چلے چلو کہ وہ منزل ابھی نہیں
آئی"

ایضاً:۱۱۸

☆☆☆

"یہ کون جواں ہیں ارضِ عجم
یہ لکھ لُٹ
جن کے جسموں کی
بھرپور جوانی کا کُندن
یوں خاک میں ریزہ ریزہ ہے
یوں کوچہ کوچہ بکھرا ہے
اے ارضِ عجم، اے ارضِ عجم!

کیوں نوچ کے ہنس ہنس پھینک دیے
ان آنکھوں نے اپنے نیلم
ان ہونٹوں نے اپنے مرجاں
ان ہاتوں کی بے کل چاندی
کِس کام آئی، کس ہاتھ لگی؟"

ایضاً:۱۵۶

☆☆☆

"یہ جفائے غم کا چارہ، وہ نجاتِ
دل کا عالم
ترا حسن دستِ عیسیٰ، تیری یاد
روئے مریم
دل و جاں فدائے راہے کبھی آ
کے دیکھ ہم دم
سرِ کوئے دل فگاراں شبِ
آرزو کا عالم"

ایضاً:۳۴۰

☆☆☆

جام چھلکا تو جم گئی محفل
منتِ لطفِ غم گسار کیسے؟
اشک ٹپکا تو کھل گیا گلشن
رنجِ کم ظرفیٔ بہار کیسے؟

ایضاً:۳۴۴

☆☆☆

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

نہ گنواؤ ناوکِ نیم کش، دل
ریزہ ریزہ گنوا دی
جو بچے ہیں سنگ سمیٹ لو، تنِ
داغ داغ لٹا دیا
کرو کج جبیں پہ سرِ کفن، مرے
قاتلوں کو گماں نہ ہو
کہ غرورِ عشق کا بانکپن، پسِ
مرگ ہم نے بھلا دیا
ص:۳۶۰

☆☆☆

مندرجہ بالا مثالوں میں مرہونِ جوشِ بادۂ ناز، منت کشِ فسونِ نیاز، فضائے حیات، سجدۂ نیاز، حسن معصوم، خوابِ ناز، زیرِ لب، تبسم دوست، جلوۂ بہار، حریمِ ہوس، دولتِ حسن، گدائے عشق، مرگِ سوزِ محبت، حسن ماہ، فراقِ قامت و رخسارِ یار، سرو و گل و سمن، غازۂ رخسارِ سحر، دلِ بے تاب، پسِ پردۂ ساز، مطلق الحکم، شیرازۂ اسباب، ساغرِ ناب، لغزشِ پا، پابندئ آداب، فراقِ ظلمت و نور، وصالِ منزل و گام، اہلِ درد، نشاطِ وصلِ حلال و عذابِ ہجرِ حرام، جگر کی آگ، نظر کی اُمنگ، دل کی جلن، چارۂ ہجراں، نگارِ صبا، چراغِ سرِ رہ، گرانئ شب، نجاتِ دیدہ و دل، جوانی کا کندن، آنکھوں کے نیلم، ہونٹوں کے مرجان، ہاتوں کی بے کل چاندی، جفائے غم، نجاتِ دل، دستِ عیسیٰ، روئے مریم، دل و جاں فدائے راہے، سرِ کوئے دلِ فگاراں، شبِ آرزو، منتِ لطفِ غم گسار، غرورِ عشق، پسِ مرگ وغیرہ۔

بعض شعروں میں پورے پورے مصرع کی ترکیب ہے اور بعض مقامات پر ایک سے زاید تراکیب جو اپنی معنوی پہلوداری کی بنیاد پر فصاحت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ فیض نے صنعتِ تکرار اور صنعتِ تلمیح سے بھی تراکیب بنائی ہیں۔ جو خوب صورت اور دل کش ہیں صنعتِ تکرار سے بننے والی چند تراکیب ملاحظہ کیجیے: دلِ ریزہ ریزہ، تنِ داغ داغ ، دستِ عیسیٰ، روئے مریم وغیرہ۔

اسی طرح حروفِ عطف سے بنائی جانے والی تراکیب: جوانی کا کندن، آنکھوں کے نیلم، ہونٹوں کے

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

مرجان، اور ہاتوں کی بے کل چاندی وغیرہ۔ بالکل نئی تراکیب ہیں جو اُردو ادب میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔

تلمیحاتی تراکیب بھی فیض نے کثرت سے استعمال کی ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

☆کلاہِ خسروی ☆ دامنِ یوسف ☆ عارضِ لیلیٰ ☆ سرِ وادیء سینا☆ چشمۂ بقا☆ لات و منات ☆ خانۂ شبیر ☆ بندۂ حُر

☆ جنت فردوس ☆ رشکِ اسکندر ☆ ہمسر لیلیٰ ☆ بیتِ شبیر ☆ کیفِ کوثر و تسنیم ☆ سنتِ منصور و قیس ☆ شعر حافظِ شیراز

☆ معجزۂ کن فیکون ☆ شورِ انا الحق ☆ خسروِ شیریں دہناں ☆ سرِ وادیٔ سینا ☆ مثلِ خسرو دوراں ☆ پایۂ قصرِ دارا

☆ رشکِ خسرو دوراں ☆ بہشت و کوثر و تسنیم و سلسبیل۔

فیض کی تراکیبی بُنت کے مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اول الذکر ایک عاشق ہیں اور اپنے محبوب کے حسین پیکروں اور اس کے خدوخال کو اپنی شعری جادو بیانی کے ذریعے امر کر دینا چاہتے ہیں۔ انھوں نے لفظ "دل"، حسن، لب، چشم، دست اور عشق سے تراکیب بنائی ہیں وہ اسی جذبے کی ترجمانی کرتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اُن کی فکر کا دوسرا دھارا بھی نمایاں ہو رہا ہے جو اُن کے جذبۂ عشق کو جذبہ حریت اور ترقی پسندانہ سوچ میں تبدیل کر رہا ہے۔ صبح، سحر، شام، شب، خون، لہو، قاتل، مقتل، قتل، گُل، گلشن، چمن، وطن، بہار، قفس وغیرہ جیسے الفاظ جو علامتی رنگ لیے ہوئے ہیں ان کے جذبۂ حریت کے غماز ہیں۔

فیض کو لفظ "رنگ" سے بھی گہری نسبت ہے انھوں نے "رنگ" کو کئی رنگ سے برتا ہے اور اسی رنگ سے ان کی رنگین مزاجی اور طبیعت کی خوش رنگی بھی عیاں ہوتی ہے۔ متذکرہ بالا الفاظ سے بنائی جانے والی تراکیب ملاحظہ کیجیے:

☆☆ لفظ "دل" سے بننے والی تراکیب:

☆ آئینۂ دل ☆ دلِ معصوم ☆ دلِ ناکام ☆ حسرتِ دل ☆ سازِ دل ☆ فضائے دل ☆ دلِ حزیں ☆ ربطِ دل

☆ دردِ دل ☆ دلِ زار ☆ دلِ کافر ☆ دلِ ناصبور ☆ دل و جاں ☆ خونِ دل ☆ دل و نظر ☆ اہلِ دل ☆ شادابیٔ دل

☆ قرارِ دل ☆ دلِ پُر خوں ☆ دلِ برباد ☆ دلِ عشاق ☆ دردِ دل ☆ غم دل ☆ بربادیٔ دل ☆ لب و دل ☆ رختِ دل

☆ نجاتِ دل ☆ کاسۂ دل ☆ دولتِ دل ☆ منزلِ دل ☆ رنگِ دل ☆ شکستِ دل ☆ موسمِ دل ☆ مشعلِ دل

☆دلِ شوریدہ☆دل دارِ نظر☆نادانیٔ دل☆نگہبانیٔ دل☆زندانیٔ دل☆حیرانیٔ دل☆صاحبِ دل☆سازِ دل
☆جہانِ دل☆سوزشِ دردِ دل☆حُسنِ دل آرا☆سفینۂ غمِ دل☆نجاتِ دیدہ و دل☆تسکینِ دلِ ناداں
☆دلداریٔ عروسِ سخن☆فکرِ دلداریٔ گلزار☆ناموسِ جان و دل☆فکرِ دلِ تباہ☆تقاضائے دردِ دل☆خونِ دلِ وحشی
☆دلِ ریزہ ریزہ۔

☆☆"حُسن" سے بننے والی تراکیب:

☆غرورِ حُسن☆حُسنِ معصوم☆ادائے حُسن☆ضیائے حُسن☆جلوۂ حُسن☆روئے حسیں☆بہارِ حُسن
☆دولتِ حُسن☆حُسنِ ماہ☆حُسنِ محبوب☆دیارِ حُسن☆حُسنِ مہرباں☆حُسن آفاق☆محیطِ حُسن☆حُسن مہتاب
☆حُسن و خوبی☆حُسنِ دلدار☆حُسنِ عالم☆حُسنِ انساں☆انعامِ حُسن☆حُسنِ دل آرا☆بزم گہِ حُسن و عشق
☆آزمائشِ حسنِ نگار۔

☆☆"عشق" سے بننے والی تراکیب:

☆نیازِ عشق☆جنونِ عشق☆گدائے عشق☆داستانِ عشق☆گلوئے عشق☆دردمندِ عشق☆امتحانِ عشق
☆تہمتِ عشق☆جرمِ عشق☆غرورِ عشق☆غمِ عشق☆بزم گہ حسن و عشق☆اسباب غمِ عشق☆ختم دردِ عشق۔

☆☆"لب" سے بننے والی تراکیب:

☆زیرِ لب☆شیرینیٔ لب☆کنجِ لب☆رنگِ لب☆لبِ یار☆بخیۂ لب ہا☆لب و دل☆لبِ دلدار
☆لبِ ساقی☆سرخیٔ لب☆دولتِ لب☆لبِ گفام☆کُنجِ لب☆بوسۂ لب☆جنبشِ لب☆لب و نطق
☆لعلِ لب ہائے مہوشاں☆وادیٔ کاکل ولب☆سایۂ رخسار و لب☆جمالِ لب و رخسار☆مدحِ لب مشکبو
☆سُرخیٔ لبِ خنجر☆مرحمتِ بوسۂ لب☆رنگِ لب و رخسارِ صنم☆مدحِ زلف و رُخسار۔

☆☆"چشم" سے بننے والی تراکیب:

☆چشمِ مشتاق☆چشمِ الم☆چشمِ میگوں☆چشمِ گل چیں☆چشمِ حیراں☆چشمِ صبح☆چشم و لب☆چشمِ نم
☆کاسۂ چشم☆سایۂ چشم☆چشمِ غزالاں☆پردۂ چشم☆چشم و نظر☆چشمِ تماشائی☆صاحبِ چشم☆چشمِ غم

☆ چشمِ تن آساں ☆ عظمتِ چشمِ نم ☆ یادِ غزال چشماں ☆ سرمۂ چشمِ خلق۔

☆☆"دست" سے بننے والی تراکیب:

☆ دستِ قدرت ☆ دستِ عدو ☆ دستِ صبا ☆ دستِ جمیل ☆ دستِ جمیل ☆ دستِ ساقی ☆ دستِ صیاد

☆ دستِ جفا ☆ دستِ فلک ☆ دستِ ستم ☆ دستِ عنایت ☆ دستِ فراموشی ☆ دست وپا ☆ دستِ افشاں

☆ دست وکشکول ☆ دست وگریباں ☆ دستِ دیگراں ☆ دستِ قاتل ☆ دستِ طلب ☆ دستِ دعا ☆ دستِ صنم

☆ دستِ بہانہ جُو ☆ دستِ تہِ سنگ ☆ وقارِ دستِ دعا۔

☆☆"صبح" سے بننے والی تراکیب:

☆ صبح بہار ☆ آمدِ صبح ☆ چشمِ صبح ☆ صبحِ بغاوت ☆ صبحِ چمن ☆ صبح فراق ☆ صبحِ دم ☆ صبحِ گل ☆ صبح فردا ☆ نشترِ صبح

☆ ذکرِ صبح ☆ رُخِ صبح ☆ صبحِ شہادت ☆ جلوۂ صبح ☆ شمعِ بزمِ صبح ☆ صبحِ وصالِ ہمدم ☆ نسیم صبح وطن ☆ ساقیٔ صبحِ طرب

☆ صبحِ دردِ وضو۔

☆☆"شب"، "شام" سے بننے والی تراکیب:

☆ سکوتِ شب ☆ شبِ غم ☆ شبِ سُست ☆ گرانیٔ شب ☆ شام وسحر ☆ شبِ انتظار ☆ ستارۂ شام ☆ شبِ فرقت

☆ شبِ ہجر ☆ شامِ فراق ☆ آخرِ شب ☆ شبِ ہجراں ☆ محفلِ شب ☆ سرِ شام ☆ صحبتِ شب ☆ شبِ نگاراں

☆ شامِ نظر ☆ شبِ آرزو ☆ دشتِ شب ☆ شب تار ☆ دیوار وشب ☆ اوّل شب ☆ کاروانِ نالۂ شب ہا

☆ مسلکِ شام وسحر ☆ تصورِ شام وسحر ☆ شامِ مے خانہ ☆ شامِ فراقِ یاراں ☆ دردِ شبِ ہجراں ☆ شب وروزِ آشنائی

☆ طولِ شبِ ہجر ☆ سرخیٔ اولِ شام ☆ زنجیر شب وروز ☆ جامۂ روز وشب ☆ طولِ شبِ غم ☆ نگاہِ دیدۂ سرِ شام۔

☆☆"خون" سے بننے والی تراکیب:

☆ خونِ جگر ☆ خونِ بہار ☆ خونِ دل ☆ خونِ پا ☆ رگِ خوں ☆ غرقِ خوں ☆ نہرِ خوں ☆ خونِ گل ☆ دلِ پُر خوں

☆ جمالِ خوں ☆ خونِ تمنا ☆ بحرِ خوں ☆ مینارِ خوں ☆ تارِ خوں ☆ موجِ خوں ☆ گردشِ خوں ☆ خونِ بہاراں

☆خونِ شہیداں ☆خونِ دلِ وحشی ☆خونِ خاک نشیناں ☆خونِ ناپ جگر ☆حسابِ خوں بہا۔

☆☆"قاتل، قتل، مقتل" سے بننے والی تراکیب:

☆سرِ مقتل ☆کوچۂ قاتل ☆سطوتِ قاتل ☆دستِ قاتل ☆دعوتِ قتل ☆مقتلِ شہر ☆دستِ قاتل ☆قتلِ عام

☆مازوئے قاتل ☆جراحتِ قاتل ☆قتلِ عام ☆قتلِ مہہ تابناک ☆میانِ قاتل و خنجر۔

☆☆"گل، گلشن، چمن" سے بننے والی تراکیب:

☆چشمِ گل چیں ☆مئے گلنار ☆برگِ گل تر ☆موسمِ گل ☆گلگشتِ نظر ☆غارتِ گلچیں ☆ساقی گلفام ☆زبانِ چمن

☆غریبانِ چمن ☆رہِ چمن ☆کفِ گُل چیں ☆والیٔ چمن ☆گلشنِ دیدار ☆سرِ گُلزار ☆صحنِ گلستاں ☆دشت و چمن

☆عنانِ گلگوں ☆فصلِ گل ☆صبحِ گل ☆رنگِ گلشن ☆خوشبوئے گل ☆بہارِ گل ☆گلزارِ ارم ☆گل و گلزار

☆جرسِ گل ☆سایہ گل ☆ہجرتِ گل ☆لبِ گلفام ☆سرِ گل ☆گلشنِ یاد ☆فرشِ گلزار ☆سرو گل و سخن

☆فکرِ دلداریٔ گلزار ☆شوخیٔ رنگِ گلستاں ☆پرورشِ گلشنِ غم ☆قیمتِ گلگشتِ بہاراں ☆انجمنِ گل بدناں

☆احوالِ گل و لالہ ☆شاہدِ شاخِ گل ☆فروغِ گلشن و صوتِ ہزار ☆گل دامنی و کج کلہی۔

☆☆"بہار" سے بننے والی تراکیب:

☆بہارِ شباب ☆آزردۂ بہار ☆بہارِ حُسن ☆خونِ بہار ☆حریفِ بہار ☆بادِ بہار ☆تلاشِ بہار ☆بادِ نو بہار

☆ابرِ بہار ☆بہارِ گل ☆لطفِ بہار ☆خونِ بہار ☆فصلِ بہار ☆دامنِ ابرِ بہار ☆کنجِ قفسِ بہاراں ☆بادِ نو بہار

☆قیمتِ گلگشتِ بہاراں ☆خوشبوئے زلفِ بہار ☆جلوۂ بہار۔

☆☆"قفس" سے بننے والی تراکیب:

☆درِ قفس ☆اہلِ قفس ☆گوشۂ قفس ☆دیوارِ قفس۔

☆☆"وطن" سے بننے والی تراکیب:

☆ذکرِ وطن ☆اسیر ذکرِ وطن ☆رہِ دشتِ وطن۔

☆☆"خواب" سے بننے والی تراکیب:

☆خوابِ ناز ☆جزوِ خواب ☆خوابِ پریشان۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

☆☆"رنگ" سے بننے والی تراکیب:

☆رنگینیٔ دنیا☆رنگِ پیراہن☆رنگِ نیاز☆رنگِ رخسار☆عارضِ بے رنگ☆رنگِ لب☆رنگِ حنا

☆رنگِ مے☆رنگ و بو☆رنگِ دل☆رنگِ فلک☆رنگِ شراب☆رنگِ تکلم☆رنگ و خوشبو☆رنگِ بادہ

☆رنگِ غازۂ رُخسار☆شوخیٔ رنگِ گلستاں☆جشنِ رنگ و غمہ☆رنگِ لب و رُخسارِ صنم☆رنگِ پیراہن سرِ بام

فیضؔ نے تراکیب کو جس بہتات سے استعمال کیا ہے اس کے زیرِ اثر اُن کا کلام بادیٔ النظر میں ہی قاری کو اپنی جانب متوجہ کرتا ہے بلکہ بعض مقامات پر تو قاری کا اپنا لہجہ بھی اس نغمگیت کا اسیر ہو جاتا ہے لیکن فن کے تقاضوں سے آشنا لوگ جہاں اس اسیری کی زد میں آتے ہیں وہاں بعض جگہ وہ فنی سقم بھی اُن کا راستہ روک کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو تراکیب کے اس کثرتِ استعمال سے اُن کی شاعری کا حصہ بنتے رہے ہیں۔ اگر فیضؔ کی شاعری کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اُن کا ابتدائی کلام بعد کے کلام سے بہ اعتبارِ فن کہیں بہتر ہے۔ رشید حسن خاں لکھتے ہیں:

> "فیضؔ کے کلام میں رفتہ رفتہ معنی کے مقابلے میں لفظوں کا اوسط بڑھتا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب خیالات میں تنوع نہیں رہتا تو کبھی کبھی الفاظ کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ یعنی الفاظ کی کثرت خیالات کی کمی کا کفارہ ادا کرتی ہے۔ فیضؔ صاحب نے ایسی لفاظی کی بے شمار مثالیں اپنے مجموعوں میں محفوظ کر دی ہیں۔ ان کی شاعری کی عمر جس قدر بڑھتی جاتی ہے، اُسی قدر لفظی نمائش میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔"(۹)

رشید حسن خاں نے اپنی بات کی وضاحت کے لیے فیضؔ کی شاعری سے متعدد مثالیں پیش کی ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ کیجیے:۔

هم پہ وارفتگیٔ شوق کی تہمت
نہ دھرو!
ہم کہ رمّازِ رموزِ غمِ پنہانی...
ہیں!
اپنی گردن پہ بھی ہے رِشتۂ فگن
خاطرِ دوست

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

ہم بھی شوقِ رہِ دل دار کے

زندانی ہیں!

ایضاً، ص: ۲۴۴

اس بند کی وضاحت کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

''پُر شور الفاظ کا ہجوم سامنے ہے۔ ''رِمّازِ رموزِ غمِ پنہانی'' بڑی مرعوب کن ترکیب ہے۔ مگر افسوس کے اردو والے اس لفظ ''رِمّاز'' سے باخبر نہیں۔ تیسرے مصرع میں گردن پر خاطرِ دوست کا رشتہ فگن ہونا بھی آرائشِ لفظی کا دل چسپ مشغلہ تو ہو سکتا ہے مگر یہ بھی غیر متناسب لفظوں کا مجموعہ ہے۔''(۱۰)

اسی طرح فیضؔ کی شاعری سے متعدد مثالیں دے کر اُنھوں نے لفظیات وتراکیب کے غیر ضروری اور نا مناسب استعمال کی وضاحت کی ہے۔ انھوں نے مندرجہ ذیل تراکیب و مرکبات کے استعمال کو ہدفِ تنقید بنایا ہے۔

ساغرِ دل، صہبائے غمِ جاناں، دریار، مطلق الحکم، آتشِ جرار، صد شرق و غرب، ماہِ تمام، حرفِ لطف کی بانہیں، منزلِ دل، تختۂ داغ، مسیحائے دلِ دل زدگاں، گوشۂ لب، سرِ گوشہ منبر، بر سرِ دربار، ساغرِ ناب، مہِ تاب ناک، شاخسارِ دونیم، بادِ صبا، وصلِ خداوند، خداوندگانِ مہر و جمال وغیرہ۔

رشید حسن خان کی رائے کی اپنی ایک اہمیت ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ فیضؔ کی تمام تر شاعری بے معنی ہے۔ بلکہ اُن کے ہاں خوبصورت تراکیب کا استعمال بڑی عمدگی اور نفاست سے ہوا ہے جس سے ان کے کلام کا فنی حسن اور لہجے کی نغمگی سماعتوں کے آنگن میں اپنا رس گھولتی اور اپنے اثر و تاثر سے قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔

ڈاکٹر ارشد محمود ناشادؔ فیض کی تراکیب کے متعلق اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''اُن کی ترکیبیں لطافت اور تازگی کے ایسے مرقعے ہیں جن میں معانی کی تہ در تہ وسعتیں موجود ہیں۔ فیضؔ کی تراکیب سازی میں غالبؔ کے ساتھ ساتھ اقبالؔ کا فیضان بھی جھلکتا ہے۔''(۱۱)

فیضؔ اب اردو شاعری میں اپنی انفرادی حیثیت سے جانے جاتے ہیں مگر اُن کی شاعری پر غالبؔ، مومنؔ اور اقبالؔ کے اثرات بھی بڑے واضح نظر آتے ہیں۔ اس سب کے باوجود اُن کی اپنی وضع و ایجاد کردہ تراکیب بھی

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

کسی صورت کم معیاری نہیں ہیں۔ معین الدین عقیل لکھتے ہیں:

"وہ مضمون کی بنیاد پر تراکیب کو دور کی مناسبتوں اور قربتوں پر باندھ کر قاری کو چونکا دیتے ہیں اور قاری اس کیفیت میں مضمون کی گہرائی تک محو ہو کر گزرتا ہے۔ان کی بیشتر تراکیب خاصی معروف ہوئی ہیں۔تراکیب کا استعمال شاعری میں ایک توسیعی عمل ہوتا ہے۔فیضؔ نے ادبی روایات اور لسانی وصوتی موزونیت کا لحاظ رکھتے ہوئے تراش وخراش اور وضع وایجاد سے بھی کام لیا ہے۔بعض تراکیبیں جو انھوں نے خود تخلیق کی ہیں وہ غالبؔ کی تراکیب سے کم چست اور کم خیال انگیز نہیں۔"(۱۲)

معین الدین عقیل نے "دست تہِ سنگ" پر تبصرہ کرتے ہوئے فیضؔ کی مندرجہ ذیل تراکیب کو خوبصورتی، جدت اور موزونیت کا عمدہ ترین نمونہ قرار دیا ہے:

"حرفِ لطف، شمع وعدہ، خونِ دل وحشی، لب مشکبو، پیمانِ جنوں، سرِ کوئے دل فگاراں، صبح سخن، شامِ نظر، جنونِ رُخ وفا، قامت جانانہ، دعوتِ قتل، ناوکِ نیم کش، کاسۂ داغ، جنونِ گم گشتہ، دلِ ریزہ ریزہ، تنِ داغ داغ وغیرہ۔"(۱۳)

ڈاکٹر جمیل جالبی نے بھی فیضؔ کی شاعری پر بات کرتے ہوئے ان کی تراکیب کو نئی اور جدید تراکیب خیال کیا ہے۔وہ فیض کی تراکیب کو غالبؔ، مومن اور اقبالؔ کی تراکیب سے کم چست نہیں سمجھتے۔

"اردو ادب میں غالبؔ، مومنؔ، اقبال کی تراکیب و استعارات خاص طور پر انوکھے اور نئے ہونے کے باعث قابل ذکر ہیں جو بالکل نئی وضع کے ہونے کی وجہ سے اردو ادب میں گراں بہا اضافے کی حیثیت رکھتے ہیں جن میں جذبات کی گہرائی، شعری دل پذیری، شاعرانہ نکتہ رسی، نفسیاتی تحلیل، تفکرِ ذہنی کی وضاحت، تخلیقی صلاحیت، تصویری پیکر (Images) اور لسانی کنایات صاف طور سے پائے جاتے ہیں۔ فیضؔ کے یہاں بھی بہت سی تراکیب و استعارات اور تصویریں ایسی ہی پائی جاتی ہیں جو بالکل نئی اور جدید ہیں۔اس قسم کی تراکیب میں شعریت اپنے سولہ سنگھار کیساتھ جلوہ افروز نظر آتی ہے۔"(۱۴)

فیضؔ کی شاعری میں تراکیب کی کثرت سے اگرچہ کہیں کہیں بوجھل پن بھی پیدا ہو گیا ہے لیکن یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ فیضؔ کو تراکیب سے فطری لگاؤ اور محبت ہے۔اس لگن اور شوقِ استعمال کی سب سے عمدہ مثال

ان کے مجموعہ ہائے کلام کے نام ہیں۔ نقشِ فریادی، دستِ صبا، دستِ تہ سنگ، سرِ وادیٔ سینا، شام شہر یاراں، غبارِ ایام، اور پھر ان کی ''کلیات نسخہ ہائے وفا'' جو تراکیب کی خوبصورت مثالیں ہیں۔

جب ایک شاعر کے رگ و پے میں الفاظ اس طرح رچ بس گئے ہوں تو پھر اُن کے استعمال کے لیے وہ کیوں کر کسی بُخل کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ فیض کی شاعری میں فنی اسقام اپنی جگہ لیکن اُن کی شاعری ایسی نادر ونایاب اور خوب صورت تراکیب سے مزین ہے جو پڑھتے ہوئے اپنی جانب متوجہ کرتی ہے اور قاری کو اپنا لہجہ بھی گنگناہٹ اور نغمگی کی اس کیفیت سے سرشار محسوس ہوتا ہے۔ یہی فیضؔ کے اسلوب کا خاصہ ہے۔ تراکیب کی یہ ہفت رنگ قوسِ قزح ایک نئے تجربے کی نوید ہے جو فیض کی شاعری کو معاصر شعری ادب میں ممتاز کرتی ہے۔ وہ اپنے تجربات کی بنا پر اسی فنی معیار پر نظر آتے ہیں جس پر غالبؔ، مومنؔ اور اقبالؔ فائز ہیں۔ فیضؔ کی شاعری میں نرمی، نغمگی اور کومل پن کی یہ خوش رنگ کیفیت اُن کی تراکیب ہی کی بدولت ہے۔ جو اُن کے اسلوب کی تشکیل میں بڑی حد تک معاون ثابت ہوئی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ الرائد: جبران مسعود، (مولف) بیروت (لبنان)، دارالعلم للملایین، الطبعتہ الاولیٰ ۱۹۴۶ء ص: ۳۸۹

۲۔ فرہنگِ فارسی عمید، تالیف: حسن عمید، تہران (ایران)، موئسسہ انتشارات امیر کبیر، چاپ اول، ۱۳۴۳ء، ص: ۹۱۔۳۹۰

۳۔ المنجد: مترجم: عصمت ابو سلیم، لاہور: مکتبہ دانیال، (س۔ن)، ص: ۴۱۲

۴۔ فرہنگ آصفیہ (جلد اول): سید احمد دہلوی، مولوی، لاہور: اردو سائنس بورڈ، طبع عکسی (بار پنجم)، ۲۰۰۶ء، ص: ۶۰۴

۵۔ فرہنگ عامرہ، مرتبہ: خویشگی، محمد عبداللہ خان، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، جون ۱۹۸۹ء، ص: ۱۴۸

۶۔ جامع اللغات (جلد اول): موءلفہ و مرتبہ: خواجہ عبدالحمید بی۔ اے، لاہور: اردو سائنس بورڈ، طبع اول، مارچ ۱۹۸۹ء، ص: ۶۳۶

۷۔ نور اللغات (جلد اول): مولوی نور الحسن نیر، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۸۹ء، ص: ۹۵۵

۸۔ فیروز اللغات: مرتبہ: مولوی فیروز الدین، لاہور: فیروز سنز، (س۔ن)، ص: ۲۰۲

۹۔ رشید حسن خان، فیض کی شاعری کے چند پہلو (مضمون)، مشمولہ: فیض احمد فیض، عکس اور جہتیں،

مرتبہ: شاہد ماہلی، نئی دلی: معیار پبلی کیشن، ۱۹۸۷ء، ص:۷۷

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ ارشد محمود ناشاد، ڈاکٹر، اردو غزل کا تکنیکی، ہیئتی اور عروضی سفر، لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول، ۲۰۰۸ء، ص:۲۰۱

۱۲۔ معین الدین عقیل، دستِ تہِ سنگ کی غزلیں، (مضمون)، مشمولہ: فیض احمد فیض، عکس اور جہتیں ۔۔۔ایضاً، ص:۳۴۰

۱۳۔ ایضاً

۱۴۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، فیض کی شاعری (مضمون) مشمولہ: ادب کلچر اور مسائل، مرتبہ: خاور جمیل، کراچی: رائل بک کمپنی، طبع اول، ۱۹۸۶ء، ص:۲۳۱